مرثیہ: ۶

درحال حضرت عباس علمدار علیہ السلام

مطلع

کس کے نشاں سے نامِ تجلّی بلند ہے

تعدادِ بند: ۹۰

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۴۶؁ھ۔ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۲۸؁ء

www.emarsiya.com

١

کس کے نشاں سے، نامِ تجلّی بلند ہے　　وہ کون سا علَم ہے، کہ عالم پسند ہے
کس چاند کا فروغ، قمر سے دو چند ہے　　کس مہر کی شعاع سے خور بہرہ مند ہے
قائم نشانِ دولتِ اسلام رہ گیا
٢ نیکوں کا اِس نشاں کے سبب نام رہ گیا

سرمایۂ عروجِ شرف یہ نشان ہے　　حق اُس طرف ہے جس کی طرف یہ نشان ہے
سرتاجِ نیّرانِ سلف یہ نشان ہے　　معراجِ آفتابِ نجف یہ نشان ہے
یہ حُرمتیں ملیں ہیں کہ جلوہ حرم میں ہے
٣ جو عین ہے علیؑ میں وہی اِس علَم میں ہے

یہ مُقتدر ترقیِ لُطفِ رحیم ہے　　واقف علَم کے اوج سے ذاتِ علیم ہے
ظاہر علیؑ سے قُربِ رسولؐ کریم ہے　　ہمراہِ عین و لام محمدؐ کا میم ہے
کُھلتا نہیں جو راز ہے اِس میں اِلٰہ کا
٤ دو حرف ہیں وزیر کے اِک حرف شاہ

تعریف کہہ رہی ہے کہ ہے معرفہ علَم　　نحوی بھی دیکھ لیں کہ ہے وصف و علم بہم
تجنیسِ علم کا بھی دقیقہ سنائیں ہم　　دیتا ہے یوں وقارِ علم کا نشاں قلم
بھیجا خُدا نے صورتِ قُرآں نبیؐ کے پاس
٥ حضرت سے مثلِ علم یہ آیا علیؑ کے پاس

پنجہ اُٹھا ہوا ہے مباہات کے لئے　　جیسے علیؑ کا ہاتھ مناجات کے لئے
یہ خاص ہے آئمۂ خوش ذات کے لئے　　جس طرح حقِ خُمس ہے سادات کے لئے
پنجے کا اور نشان کا یہ قولِ نیک ہے
جس کے ہیں پانچ وقتِ اطاعت وہ ایک ہے

www.emarsiya.com

۶

امرِ جہاد پر ہوئے معمور جب نبیؐ لشکر کی زیب کے لئے فکرِ نشاں ہوئی
مشتاقِ منزلت ہوئے خاصانِ ایزدی آئے الف لئے ہوئے ایمان و راستی
اقراء نے دی ندا مِرا ہمزہ پسند ہو
الحمد لام لائی کہ یہ سر بلند ہو ۷

چلّایا نخلِ طور کہ بندہ نہال ہو مرجاں کا شور تھا مری جانب خیال ہو
کہتا تھا ماہِ نو مجھے حاصل کمال ہو سورج کو دھیان تھا مِرا چہرہ بحال ہو
عازم ہوئے نجوم کہ پیشِ رسولؐ جائیں
بجلی تڑپ رہی تھی کہ مجھ کو نہ بھول جائیں ۸

انصاف نے کہا یہ تہیہ فضول ہے نخلِ ولایت شہِؑ مرداں قبول ہے
بہرِ لباس دامنِ لُطفِ رسولؐ ہے پرچم کو تاجِ عِفّت و شانِ بتولؑ ہے
ترتیبِ اختراع کو ادراک چاہئے
پنجے کو خوئے پنجتنِ پاک چاہئے ۹

چشمِ قبول کی تھی یہ چشمک کہ صاد ہے ہاں قُدسیو رسولؐ کو عزمِ جہاد ہے
پر دل کو شوقِ زینتِ لشکر زیاد ہے ترتیب ہو علم یہ ہماری مراد ہے
فوجِ خُدا کی زیب کا جلد انتظام ہو
ایسا نشاں بنے کہ دو عالم میں نام ہو ۱۰

قُدسی پئے تلاش ہوئے ہر طرف رواں کوئی گیا صبا کی طرح جانبِ جناں
کوئی مثالِ مہر پھرا گردِ آسماں قُرآں کی طرح کوئی ہوا نازلِ جہاں
آکر کہا یہ سامنے رَبِّ جہان کے
عالم میں کوئی شے نہیں قابل نشان کے

www.emarsiya.com

١١

آئی ندا کہ نور کا شُقہ بناؤ تم دامانِ عاطفت کا پھریرا لگاؤ تم
نخلِ مراد شرعِ پیمبرؐ سجاؤ تم حُسنِ ثوابِ خُمس کا پنجہ چڑھاؤ تم
وقفہ ہے بار باغِ رسالت کے پھول کو
١٢ لے جاؤ یہ کریم کا ہدیہ رسولؐ کو

یہ سُن کے قدسیوں نے تہیہ بہم کیا حیدرؑ کی ہمتوں کو مجسم علَم کیا
مخلوط اِس حدوث میں نورِ قدم کیا عرشِ خُدا پہ رایتِ نُصرت علَم کیا
جب قُدرتِ خُدا سے بِنائے نشاں ہوئی
١٣ چاروں طرف سے شکل علَم کی عیاں ہوئی

حمزہؑ کے پاس تھا یہ علَم تا دمِ فنا جعفرؑ کا ساتھ دینے کو تیار یہ رہا
پنجہ میں شیرِ حق کے رہا صورتِ سخا چمکا مثالِ مہرِ قیامت دمِ دغا
ہیبت سے اہلِ کفر کو فرّار کردیا
١٤ شیرِ خُدا کو حیدرِ کرّار کردیا

اب مِلک ہے یہ راحتِ جانِ بتولؑ کی دیکھیں کدھر نگاہ ہے چشمِ قبول کی
کس شیر کو ملے یہ امانت رسولؐ کی اُلفت ہے پرعلَم کو کسی دل ملول کی
مُضطر ہے یہ نشان علمدار کے لئے
١٥ پنجہ چڑھا ہے چوب پہ دیدار کے لئے

مُجرے کو آسمان جُھکا، صورتِ ہلال تعظیم کو جناں میں اُٹھے سروقد نہال
سائے کی عاطفت سے ہوئے سروقد نہال ہے اوج کو عروج تنزل کو ہے زوال
جنّت کو ہے ہوا کہ یہ مُژدِ مزید لوں
طوبا کا نخل بیچ کے اِس کو خرید لوں

www.emarsiya.com

۱۶

امیدوار پھرتے ہیں حقدار چند شخص　　ہیں ایک اِس انار کے بیمار چند شخص
عُہدہ شناسِ حیدرِؑ کرّار چند شخص　　جعفرؑ کی ارث خواہی کو تیّار چند شخص
حائل کے دل میں طرح محبت کی پڑ گئی
۱۷ یاں سے لڑی نظر وہاں تقدیر لڑ گئی

یاں سر ہوائے شوق میں سوئے فلک گیا　　واں دستِ التجا و دعا عرش تک گیا
یاں سے طلب کے واسطے پنجہ لچک گیا　　واں دل مثالِ ماہیِ بازو پھڑک گیا
دستِ ادب دراز ہے بیعت کے واسطے
۱۸ پنجہ بلا رہا ہے زیارت کے واسطے

خواہاں ہیں ہاشمی کہ ملے ہم کو یہ حشم　　اہلِ حشم کی طرح ہیں طالب اِدھر خدم
بچّوں میں نوجوانوں میں ہیں مشورے بہم　　پیر اِس پہ خود جھکے ہیں کہ لیں شاہؑ سے علم
پیری حبیب شاہ کے بشرے سے کھو گئی
۱۹ چرخِ کہن میں شانِ مہِ نو کی ہو گئی

حُر کو عدو کی فوج میں فرقت کا ہے اَلم　　کہتا ہے اشتیاقِ زیارت یہ دم بہ دم
یاں مُجھ لوائے آہ نہ ہوئے گا کچھ بہم　　چل کر نشانِ شاہِ ولایت سے لے علم
چل مثلِ شوق بہر مددگاریِ حسینؑ
۲۰ کیا نام ہو جو پائے علمداریِ حسینؑ

فرماتے ہیں ظُہیر میں بندہ سخی کا ہوں　　کہتے ہیں بو ثمامہ کے خادم ولی کا ہوں
چلّاتے ہیں حبیب مصاحب نبیؐ کا ہوں　　اکبرؑ کا قول ہے کہ میں پوتا علیؑ کا ہوں
اِک سُو بیاں یہ قاسمِ گُل پیرہن کا ہے
پہلے علیؑ کے مال پہ دعویٰ حسنؑ کا ہے

www.emarsiya.com

۲۱

اکبرؑ سے تب یہ بازوئے شبّیرؑ نے کہا چھوٹوں پہ لطف چاہئے اے میرے مہ لقا
ابنِ حسنؑ کی دل شکنی تم کو ہے روا کُل دو پہر ہے زیست یہ ترکہ ملا تو کیا
اُلفت سے اتفاق سے باہم گزار لو
اِن کو نشان بخش دو تم ذوالفقار لو

۲۲

تیوری چڑھائے زینبؑ بے کس کے لالہ فام سرگوشیوں سے کرتے ہیں آپس میں کچھ کلام
خیمے کے در پہ جمع ہیں سیدانیاں تمام دیکھیں کسے ملے یہ عطائے شہِؑ انام
مولاؑ کو سب کی دل شکنی کا خیال تھا
کس کس کو دوں نشاں کا اَلم یہ ملال تھا

۲۳

ناگاہ پیکِ تیر نے آکر یہ دی خبر اب خیر مانگئے کہ ہوئی ابتدائے شر
پیکِ نظر پکارا کہ اے شاہِ بحر و بر واں حاملِ نشان ہوا بندۂ عُمر
پھر کیا جو ختم یاور و انصار ہوچکے
لازم ہے یاں بھی کوئی علمدار ہو چکے

۲۴

یہ بات سُن کے حضرتِ عباسؑ نیک نام روئے بہت کہ اب مری حُرمت مٹی تمام
وہ بندۂ عُمر ہے میں حضرت کا ہوں غلام لیکن وفا شعار نہیں بندۂ اِمامؑ
کافر کو اعتماد ہے اپنے غُلام کا
ہیہات مُعتبر نہیں بندہ امامؑ کا

۲۵

حضرت کو سب کے رنج و تعب کا جو تھا خیال نیت نے مُصحفِ رُخِ اکبرؑ سے لی یہ فال
تارِ نظر کا پنجۂ مژگاں میں ہے جلال تقدیر کی مُراد کو سمجھا علیؑ کا لال
یہ وحیِ حق ہوئی شہِ خوش خُو کے واسطے
پنجہ ضرور چاہئے بازو کے واسطے

www.emarsiya.com

۲۶

ڈھونڈا ہر ایک شخص نے اپنا سفارشی　　اکبرؑ کے حق میں دخترِ زہراؑ سفارشی
قاسمؑ کے حق میں بانوئے کبریٰ سفارشی　　کوئی نہیں ہے بازوے شہؑ کا سفارشی
کہتے ہیں بے کسوں کا سہارا نہیں کوئی
۲۷ رونا فقط یہ ہے کہ ہمارا نہیں کوئی

یہ ذکرِ دلخراشِ علمدارِ ذی وقار　　ڈیوڑھی سے سُن رہی ہے سکینہؑ جگر فگار
چلّائی کیا یہ آپ نے فرمایا میں نثار　　ایسے ہو تم کہ جس کا نہ ہو کوئی دوستدار
گزری ہر اِک کی سعی و سفارش حضور میں
۲۸ ہوتی ہے اب ہماری گزارش حضور میں

یہ کہہ کے پھر امامِ دو عالم کو دی ندا　　بابا ہمارے پاس تو ہو جایئے ذرا
آئے شہِ انام تو رو رو کے یہ کہا　　میں بھی تمھارے کام کچھ آؤں تو ہے بجا
نادار ہوں پہ آپ پہ صدقے اُتاروں میں
۲۹ جس شے پہ دسترس ہے وہ حضرت پہ واروں میں

شہؑ بولے کیا تو رو کے پکاری وہ مہ لقا　　اپنے چچا کو آپؑ پہ کرتی ہوں میں فدا
اِن کے سوا جہاں میں بھلا کون ہے مرا　　ہدیہ مرا قبول ہو اے شاہِؑ کربلا
اس نذر کے عوض میں یہ مجھ پر کرم کرو
۳۰ بابا مرے چچا کو عنایت علم کرو

چلّائی عاطفت کہ یہ ہدیہ ہوا قبول　　صورت تری ہے ہم شرفِ مُصحفِ بتولؑ
بیزار شاہِؑ دیں سے نہ ہو کوئی دل ملول　　دے اپنے ہاتھ سے علمِ حضرتِ رسولؐ
تقدیر کا اثر ہو عیاں تیرے ہاتھ سے
پہنچے برائے نام نشاں تیرے ہاتھ سے

www.emarsiya.com

۳۱

عباسؑ نامور کو بلایا سوئے حرم — کی عرض کیوں ملول ہو اے آسماں حشم
ہر دم ہے اپنے حال پہ لطفِ شہِؑ اُمم — لو شوق سے اُٹھاؤ کہ دیتی ہوں میں علم
حضرت غلامِ شہؑ ہیں سکینہؑ کنیز ہے
دعویٰ کسی کا کیا مرے دادا کی چیز ہے ۳۲

تھا سب کو پاس خاطرِ فرزندِ بو ترابؑ — ہنس کر کہا ہر اک نے کہ بسم اللہ اے جناب
تھی دیدۂ قبول کی چشمک کہ ہاں شتاب — ایماں سمجھ کے شوق بڑھا جانبِ ثواب
جھک کر لیا علم کو علیؑ کے نشان نے
خورشید کو بلند کیا آسمان نے ۳۳

اربابِ معرفت میں ہوا شورِ تہنیت — شانوں کو چومنے لگے آثارِ تعزیت
شانِ نشاں سے کھل گئی حیدرؑ کی تربیت — ایمان کو اماں ہوئی تقویٰ کو تقویت
غل تھا کہ تا بہ حشر یہ جاہ و حشم رہے
بولی مبارکی کہ سلامت یہ دم رہے ۳۴

پر سرنگوں تھے خواہرِ شبیرؑ کے نشاں — گو عزمِ تہنیت تھا پہ کھلتی نہ تھی زباں
پاسِ ادب کا دل کو اشارہ یہ تھا کہ ہاں — آنکھوں سے بار بار اُدھر ڈانٹتی تھی ماں
گھبرا گئے کہ ابروئے مادر پہ بل پڑے
دی تہنیت پہ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے ۳۵

عباسؑ سے بچا کے نظر بنتِ مرتضیٰؑ — فضہ سے بولی اِن کو ذرا اِس طرف تو لا
آئے تو جوشِ غیظ سے تھرّا کے یہ کہا — کیوں اشک بہہ رہے ہیں برابر الم ہے کیا
وقفہ مبارکی میں کیا، کیا یہ طور ہیں
اب تو سلامتی سے ارادے ہی اور ہیں

www.emarsiya.com

۳۶

سمجھی یہ میں نشاں کے نہ ملنے کا ہے اَلَم   کیسا شک کیا مجھے اُس وقت ہے ستم
پچھتائی تم کو ساتھ میں لاکر اسیرِ غم   قسمت کی خوبیوں سے کئے تم نے یہ کرم
کیا ہو جو شاہؑ شکلِ غم و یاس دیکھ لیں
پھر موت تھی جو حضرتِ عباسؑ دیکھ لیں ۳۷

پر غیب داں ہیں واقفِ اسرارِ کبریا   وہ اِس خیالِ خام کو سمجھے نہ ہوں گے کیا
کیا جانے کس لحاظ سے ظاہر نہیں کیا   کیا عزّتیں بڑھائیں مِری خوب واہ واہ
عباسؑ فضلِ حق سے لیاقت اساس ہیں
گر غیب داں نہیں تو قیافہ شناس ہیں ۳۸

عباسؑ سا جہاں میں کوئی اہلِ شان ہے   جس کا ہے یہ علَم وہ اُسی کا نشان ہے
ایڑی کو دیکھ لوں تو کہوں نوجوان ہے   اوروں میں بھی یہ زور یہ تاب وتوان ہے
پر سچ ہے مجھ کو بھائی سے اولاد پیاری ہے
عباسؑ سے سوا مجھے الفت تمھاری ہے ۳۹

دیکھا جو بنتِ شیرِ الٰہی کو پُر عتاب   غنچے کی طرح بند رہے دُرِّ لاجواب
نکلے جگر کی طرح قلق سے وہ دل کباب   پُتلی کی طرح چشمِ پیمبرؐ سے تھا حجاب
سب سے الگ وفورِ مصیبت پہ روتے تھے
اپنے کئے پہ آپ پشیمان ہوتے تھے ۴۰

دوڑا خیالِ فاسدِ لشکر سوئے عمر   انشا کیا بیاں کے لئے جملۂ خبر
مصدر سے اپنے صیغۂ مُشتق ہوئے بدر   ٹوٹے امامِ پاک کے سُبحہ سے جو گہر
بشرے سے رنج، رُخ سے نمایاں جلال ہے
دونوں میں یک دلی سے مُضارع کا حال ہے

www.emarsiya.com

۴۱

لے اور یہ امامؑ پہ افتاد پڑ گئی کہتے ہیں سب حسینؑ کی قسمت بگڑ گئی
گھر لُٹ گیا بتولؑ کی بستی اُجڑ گئی آپس میں جنگ ہے تری تقدیر لڑ گئی
کم ہوگئی بہار کہ ایسے جری چُھٹے
۴۲ باغِ محمدی سے گُلِ جعفری چُھٹے

تیور یہ کہہ رہے ہیں کہ عازم وغا پہ ہیں بیزار پیش دستیٔ سیفِ خدا پہ ہیں
شکوے علم نہ دینے کے شاہِ ہُدا پہ ہیں محروم حق سے رہ گئے اِس کے جلاپے ہیں
چُھریاں چلیں ہیں دل پہ اَلم بے سبب نہیں
۴۳ سیفِ خدا سے تیغ چلے کچھ عجب نہیں

بچّے سہی پہ سرو تو اِک بوستاں کے ہیں ثابت ہے یہ نجوم اُسی آسماں کے ہیں
وہ سیف ہیں، یہ شیرِ خدائے جہاں کے ہیں ماں کون ہے چراغ یہ کس دودماں کے ہیں
سکّہ ہے اِن دلیروں کی ضربِ دُرشت کا
۴۴ مُہرِ نبیؐ سے فرق ہے دو ایک پُشت کا

کرسی پہ ہاتھ ٹیک کے اُبھرا اُدھر عمر آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے حریصوں نے کی نظر
چلّایا شمرِ نحس کہ ہاں سچ تو ہے خبر ظاہر کشیدگی ہے کہ غم سے جُھکے ہیں سر
گر اہلِ شام اِن کو اشارہ کریں ابھی
۴۵ پانی کی طرح شہؑ سے کنارہ کریں ابھی

بولا عمر کہ ہاں یہ دُرِ شاہوار لا تیرا ہی کام ہے اسے تُو ہی سنوار لا
مثلِ نسیم مژدۂ فصلِ بہار لا سبزے کی طرح غنچہ لبوں کو ابھار لا
تقدیر کی طرح انہیں سرورؑ سے پھیر دے
خواہر کی پُتلیوں کو برادر سے پھیر دے

www.emarsiya.com

۴۶

سازش کا ساز ہے تری باتوں کا تال میل — جھٹلائے شرع کو ترے فقروں کی ریل پیل
نازک مزاجیوں کو اُٹھا سختیوں کو جھیل — جگ شہ کا ٹوٹ جائے وہ لڑکوں سے داؤں کھیل
دکھلا وہ سبز باغ کہ کھل جائیں شوق سے
وہ چال کر کہ آپ چلے آئیں شوق سے ۴۷

لکھوں میں عرض داشت دوات و قلم منگا — دُر بہرِ نذر بہرِ تصدق درم منگا
دو تیغیں اور دو فرسِ بر قدم منگا — دو تاج، دو لباس منگا، دو علم منگا
کیجو لجاجتیں کہ علیؑ کے نواسے ہیں
پانی بھی چاہئے کہ یہ دو دن سے پیاسے ہیں ۴۸

کہنا مِرا سلام بھی اور اشتیاق بھی — امیدِ فرق سائی بھی دردِ فراق بھی
کہنا کہ تم سے صلح بھی ہے اتفاق بھی — واں چل کے روم و شام بھی لیجے عراق بھی
سب کو پسند آپ کی سرداریاں ہوئیں
سکوں پہ نام پڑنے کی تیاریاں ہوئیں ۴۹

لے کر یہ ساز و برگ چلا شمرِ بد گہر — لپکا ہوائے شوق میں وہ شعلۂ سقر
پیچھے تھی رائے رنج، تو آگے تھا شینِ شر — سعدین کے قریب، زُحل کا ہوا گزر
تیرِ نظر لگے تو کلیجہ دہل گیا
روزن کی راہ قلب سے رخنہ نکل گیا ۵۰

سر مل گیا زمیں سے جھکا یوں وہ کج روش — مثلِ زبانِ خار کھلا دیوِ بد کنش
بندہ کی بندگی ہو اور آقا کی کورنش — صد آفریں یہ حلم یہ صبر اور یہ مَنش
کیا دبدبے تھے بازوئے شاہِ انام کے
پر آپ تھے جو رہ گئے یوں دل کو تھام کے

www.emarsiya.com

۵۱

گو میرے بھانجے ہیں علمدارِ نامدار　پر سچ کہوں مجھے بھی ہوا سخت ناگوار
کیا تم نہیں تھے حضرتِ جعفر کے ورثہ دار　کہئے علیؑ کی چیز تو یوں بھی ہے اختیار
دیکھو ذرا فرائضِ میت کے حال میں
دختر کا کوئی حق نہیں بابا کے مال میں ۵۲

کہئے تبرکاتِ پیمبرؐ میں کیا دیا　زینبؑ کو شہؑ نے ترکۂ مادر میں کیا دیا
مادر کے بعد ورثۂ حیدرؑ میں کیا دیا　حیدرؑ کے بعد دولتِ شبرؑ میں کیا دیا
دی چادرِ بتولؑ تو احسان کیا کیا
کیا پردۂ رِدا میں ہر اِک حق ادا کیا ۵۳

آخر یہی نا بیٹی کا حق ہے پسر سے کم　سب مال کے عوض میں عطا کرتے اِک علم
پر خیر ہم مدد کو ہیں تیغیں کرو علم　جس ہاتھ میں علم ہے وہی کیجئے قلم
ہیں لاکھ سر لگے ہوئے پائے جناب سے
ہاں چھین لو علم پسرِ بوترابؑ سے ۵۴

پر اِس نشاں میں زیب نہیں کچھ سوائے نام　سادہ پھریرا لوہے کا پنجہ ہے والسلام
بندے کے ساتھ ہیں جو نشاں اے فلک مقام　زریں لباس و غرقِ جواہر ہیں یہ تمام
چلئے جو اس طرف تو جلو میں جواں چلیں
ڈنکے کے ساتھ ساتھ یہ نامی نشاں چلیں ۵۵

حضرت تو آج آپ کو محتاج ہیں حضور　حاضر تمھارے واسطے یہ تاج ہیں حضور
حاکم کے لُطف تم پہ بہت آج ہیں حضور　اپنی نظر میں صاحبِ معراج ہیں حضور
یہ رخش باد پا ہیں ذرا چڑھ کے دیکھئے
حاکم کی عرضداشت یہ ہے پڑھ کے دیکھئے

www.emarsiya.com

٥٦

اقرارِ مُلک و مال ہے تحریر یا نہیں — ہے اختیارِ بخششِ جاگیر یا نہیں
منظور ہے حضور کو توقیر یا نہیں — شبیرؑ کو لگاؤ گے شمشیر یا نہیں
حضرت تو شاہِ دیں کا ہمیں سر اُتار دیں
٥٧ مادر تمھاری بیووں کا زیور اتار دیں

خود کاٹ لو امامؑ کا سر تم ہمیں نہ دو — لوٹو تمام بیووں کا زیور ہمیں نہ دو
بانو کے سر سے چھین لو چادر ہمیں نہ دو — کبریٰؑ کی نتھ سکینہؑ کے گوہر ہمیں نہ دو
ہم مانگتے نہیں ہیں حزینہ کی بالیاں
٥٨ زینبؑ کے کان میں ہوں سکینہؑ کی بالیاں

مادر کو اپنی چین سے پردے میں تم بٹھاؤ — بانو کو مُلک مُلک میں پھر ننگے سر پھراؤ
کبریٰؑ کی طرح دخترِ عباسؑ کو رُلاؤ — گوہر نہ دے سکینہؑ تو سیلی اُسے لگاؤ
مال و متاع و زیور و زر اُن سے چھین لو
٥٩ تم اپنے پاس رکھو مگر اُن سے چھین لو

بھولا معاف کیجئے اے قبلۂ انام — بہرِ حضور لایا ہوں آبِ خنک کے جام
پہلے یہ نوش کیجے کہ ہیں آپ تشنہ کام — اول طعام چاہئے اور بعدہٗ کلام
اُلفت میں سہو محو ہوئی فکر آب کی
٦٠ کی میں نے مفت سمع خراشی جناب کی

یہ سُن کے مثلِ مہر بدن کانپنے لگا — ہر اِک ہزبرِ قلعہ شکن کانپنے لگا
بھونچال کے خیال میں رن کانپنے لگا — رن کے قلق پہ چرخِ کہن کانپنے لگا
سوکھی زباں کی طرح سے تیغیں نکل پڑیں
خود چتونوں کی شکل حُسامیں اُبل پڑیں

www.emarsiya.com

٦١

گونجے یہ شیرِ بیشۂ سلطانِ نیک ذات   خاموش بد زباں نہ سنا یہ مزخرفات
نیکوں کا قول زور ہے تجھ سے شقی کی بات   تھرّا رہے ہیں داب وادب اوزبوں صفات

تجھ سا بھی فیلسوف کوئی بد شعار ہے
٦٢ او سگ یہ تیری بے ادبی یادگار ہے

اہلِ یقین پر تجھے یہ بد گمانیاں   کس کوعلم کا رنج ہے اوگلفتِ جہاں
سیفِ خدا سے تم کو ہو بل کبریا کی شاں   پرتو ہے اپنے بھانجے پر حد سے مہرباں

ماموں ہے اور موت کا پیغام لایا ہے
٦٣ خود بھانجے کے ہاتھ کٹانے کو آیا ہے

کرتا ہے خوب رحم یگانے کے حال پر   لعنت خدا کی ایسے سیہ کار خال پر
رغبت دلا رہا ہے جدال و قتال پر   بچّے سہی پہ ہم ہیں بزرگوں کی چال پر

ہم اپنے ماموں جان پہ ظلم و ستم کریں
٦٤ ہے ہے علم کے واسطے شانے قلم کریں

سیفِ خدا عزیز نہیں ہم کو او ذلیل   تجھ سا بھی اِس جہان میں ہوگا کوئی مُخیل
ہم کو حریصِ مال سمجھتا ہے او بخیل   ظاہر ہے تیرے نام کے حرفوں سے یہ دلیل

دل کی مدد سے مِلک میں اقلیم مکر ہے
٦٥ گویا کہ شر کے بیچ میں یہ میم مکر ہے

کہتا ہے تو کہ ترکۂ احمدؐ میں کیا ملا   ایماں ملا، فروغ ملا، مرتبہ ملا
بنتِ نبیؐ سے حصہِ صبر و رضا ملا   شیرِ خُدا سے ورثہِ زورِ خُدا ملا

خُلقِ حسنؑ سے یہ حشم و جاہ مل گیا
بندوں کو اِس جناب سے اللہ مل گیا

www.emarsiya.com

۶۶

آخر چھپا نہ کلمۂ حق بانیٔ جفا آیا تری زبان پہ حق دیکھ بے حیا
شہؑ نے ردا کے پردے میں ہر حق ادا کیا تطہیر جب عطا کی تو پھر اور کیا رہا
مُلکِ جہاں کا نظم و نسق مل گیا ہمیں
۶۷ حق تو یہ ہے حسینؑ سے حق مل گیا ہمیں

تیری نظر میں بیکس و محتاج ہیں حسینؑ سرکردگانِ خَلق کے سرتاج ہیں حسینؑ
فردا کے شاہؑ نامِ خدا آج ہیں حسینؑ عینِ عروج صاحبِ معراج ہیں حسینؑ
اللہ کا حسینؑ یہ ذی جاہ ایک ہے
۶۸ جس طرح سے حسینؑ کا اللہ ایک ہے

کیا شے ہے تیری فوج تری آن بان کیا بچّوں سے جن کی فہم ہے کم وہ جوان کیا
تو کیا ہے اور یہ ترے نامی نشان کیا ہوتا ہے بے نشان تو پھر عزّ و شان کیا
اِک چوب پر ہے پنجۂ زرّیں چڑھا ہوا
۶۹ نیزہ پہ چڑھ کے نام بھی نکلا تو کیا ہوا

سادہ اگرچہ یاں علَمِ بوترابؑ ہے جلوہ پکارتا ہے کہ یہ آفتاب ہے
پر آفتابِ حشر کا منہ پر سحاب ہے دُر ریز اِس کے پنجۂ آہن کی آب ہے
لوہا ہر اِک نے مانا ہے اِس کے وقار کا
۷۰ جوہر سے جُزوِ خاص ہے یہ ذوالفقار کا

کیا مال ہے یہ ملک، یہ لشکر، یہ عزّ و شاں سکّہ ہمارا کشورِ ایماں میں ہے رواں
ڈنکا ہے بے فروغ یہ رایت ہیں بے نشاں بجتی ہے پانچ وقت یہاں نوبتِ اذاں
یہ سر ہیں نذر شاہِ حجازی کے واسطے
وہ گنجفہ کے تاج ہیں بازی کے واسطے

www.emarsiya.com

۷۱

شطرنج کی ہے چال کہ لایا ہے راہوار　　پھنستے ہیں اس میں عرصۂ اُلفت کے شہسوار
کیا دیکھیں ہم یہ نامۂ اعمال نابکار　　نقشِ فساد خطِ تقاطع ہے آشکار
کرتا ہے اس پہ فخر کہ فرمان لایا ہے
آیا خدا کے پاس سے قرآن لایا ہے ۷۲

او شعلۂ ہوائے فروغِ چراغِ شام　　آبِ بقا میں آگ لگانا ہے تیرا کام
قرآں کی حُرمتیں تری ملّت میں ہیں حرام　　جادو بیانیوں سے کرے تو بتوں کو رام
شیطان کی نظر پہ ترا مکر چڑھ گیا
اُستادِ باکمال سے شاگرد بڑھ گیا ۷۳

کیا لُطفِ سلطنت چمنِ روزگار میں　　نیرنگیوں سے رنگِ خزاں ہے بہار میں
ہمّت کی طرح دولتِ قاروں ہے غار میں　　فرعون غرقِ آب ہے نمرود نار میں
ہستی کے پائے تخت میں گنجِ مزار ہے
شدّاد کو بہشت کی فرقت کا خار ہے ۷۴

مُہرے ہیں شعبدہ کے یہ لعل و دُر جہاں　　بے اصل بے قرار کبھی یاں کبھی وہاں
ہر مُہر میں ہے مُہرۂ شطرنج کا سماں　　اِس گھر کے درمیاں کبھی اُس گھر کے درمیاں
دینار میں ہیں شعلۂ بیتاب کے خواص
تاثیر سے ہیں سیم میں سیماب کے خواص ۷۵

یہ غفلتیں یہ زعم دو روزہ حیات پر　　یہ طبل کوبیاں حَشَمِ بے ثبات پر
وقفے کا اعتبار نہ دن پر نہ رات پر　　دُنیا کی اُلفتیں فقط اس کائنات پر
یاں رنگِ ابتدا میں قرینہ ہے موت کا
غنچے کے حق میں اوس، پسینہ ہے موت کا

www.emarsiya.com

۷۶

اوقات اپنی کھوئیں زمانے کے واسطے　　مسند پہ بیٹھیں شر کے اُٹھانے کے واسطے
کیوں یہ چلن علیؑ کے گھرانے کے واسطے　　سیّد کا خوں بہائیں خزانے کے واسطے
آئے ہوس تو ساتھ میں دل کو نکال دیں
اکسیر ہو نصیب تو ہم خاک ڈال دیں

۷۷

مولاؑ تو دل کی طرح سے آغوش میں بٹھائیں　　راتوں کو آپ جاگیں ہمیں سینے پر سلائیں
اُس کا عوض یہ ہے کہ انہیں تیغ ہم لگائیں　　اماں ہماری آپ کی اولاد کو ستائیں
اُلفت کی رہ عزیز سے یوں چھوٹتی بھی ہے
بھائی کے گھر کو کوئی بہن لوٹتی بھی ہے

۷۸

کیا قہر ہے دُلہن جسے خود رات کو بنائیں　　نتھ اُس کی آپ چھینیں سہاگ اُس کا خود بڑھائیں
ہاتھوں سے اپنے بیاہ کا جوڑا جسے پہنائیں　　اُس کی ردا اتار لیں سر برہنہ پھرائیں
ایسا بھی سخت دل کوئی ہوگا جہان میں
بچّی کی بالیاں ہوں ضعیفہ کے کان میں

۷۹

زینبؑ تو پردہ پوش ہو کلثوم ننگے سر　　زینبؑ محل سرا میں ہو بانو ہو در بدر
ہم تو خوشی ہوں دُخترِ عباسؑ نوحہ گر　　او بے شعور لوٹ لیں ہم آپ اپنا گھر
کُنبے کو اپنے آپ ہی در در پھرائیں ہم
ننھی بہن کو اپنے طمانچے لگائیں ہم

۸۰

کیسا سُخن طراز ہے مکار بے حجاب　　کہتا ہے پہلے بھول گیا تھا میں ذکرِ آب
جھوٹے کو حافظہ کہاں اے خانما خراب　　پر آبرو طلب ہیں غلامانِ بوترابؑ
کوثر ہمیں ملا ہے جنابِ امیرؑ سے
فیاض طمع لیتے ہیں کاسہ فقیر سے

www.emarsiya.com

۸۱

بڑھنے کو تھے یہ غیظ میں توقیر کی طرح   پھرنے کو تھا وہ خوف سے تقدیر کی طرح
ہر ایک بات دل پہ لگی تیر کی طرح   سر سے غرور بہہ گیا نکسیر کی طرح
بھڑکی غضب کی آگ کہ منہ زرد ہوگیا
وہ بجلیاں گریں کہ شفق سرد ہو گیا ۸۲

ناگہہ ندا یہ آئی کہ ماں ہوگئی نثار   آؤ بلائیں لے لوں کہ آیا ہے مجھ کو پیار
پردے میں سُن رہی ہے صدا یہ جگر فگار   کیا پھول جھڑ رہے ہیں کہ باغی ہیں شرمسار
آئی تھی جو کہ دل میں کدورت وہ کھو گئی
ایسے دیے جواب کہ میں شاد ہو گئی ۸۳

کافور کی طرح سے اُڑا شمرِ شعلہ خو   جلوے کی طرح آئے حرم میں وہ شمع رُو
نکلی ہر اِک کے دل سے دعا مثلِ آرزو   شاباش و مرحبا کا ہوا شور چار سو
ماں کی ملی مراد تو سب شادماں ہوئے
یوں خوش ہوئے کہ آنکھ سے آنسو رواں ہوئے ۸۴

ماں بولی کیا الم ہے جو آئے ہو سرنگوں   غصہ نہیں ہے اب مجھے میں تم سے شاد ہوں
دل خود بخود ہی کہتا ہے پیہم دعائیں دوں   منہ چوم لوں گلے سے لگاؤں بلائیں لوں
وہ چیز ہے فریب کہ پتھر کو ٹال دے
آدم کو باغِ خُلد سے شیطاں نکال دے ۸۵

اب سمجھی میں کہ نامِ خدا ذی شعور ہو   ویسے فدائے نامِ امامِ غیور ہو
ہاں واری ہاں حسینؑ کے عاشق ضرور ہو   تم سے پسر ملیں تو نہ کیونکر سُرور ہو
تعریف سُن کے رنج و الم بھولی جاتی ہوں
شاباش تم کو ملتی ہے میں پھولی جاتی ہوں

www.emarsiya.com

۸۶

واری شرارتوں میں نہیں شمر کا جواب ہے مکر میں یہ تفرقہ پرداز لاجواب
لیکن زباں دراز نے پائے ہیں کیا جواب کچھ چھوٹے منہ سے پھر نہ لعیں نے دیا جواب
نخوت سے تھا ہوا میں بہت لا ہوا شقی
خِفّت ہوئی کہ پانی سے پتلا ہوا شقی

۸۷

میں خوش ہوئی تمھاری محبت کو دیکھ کر لیکن کلیجہ ہلتا ہے صورت کو دیکھ کر
سولہ پہر کی پیاس کو غُربت کو دیکھ کر کیوں دل بھر آیا ہوگا نہ شربت کو دیکھ کر
جلتے ہوؤں کو اور ستمگر جلا گیا
بچّوں کو میرے پیاس میں پانی دکھا گیا

۸۸

پپڑا رہے ہیں ہونٹ کلیجے دھڑکتے ہیں ہے ہے میں کیا کروں مِرے بچّے بلکتے ہیں
کانٹے زبانوں کے مِرے دل میں کھٹکتے ہیں کیا آتما کی آگ سے شعلے بھڑکتے ہیں
بابا نے اِن کو گھر سے نکالا تھا اِس لئے
مجھ بے نصیب نے انہیں پالا تھا اس لئے

۸۹

ناگہہ ندا یہ آئی کہ فرشِ عزا بچھاؤ مسلم کے لال ذبح ہوئے اشکِ خوں بہاؤ
لاشوں کی پیشوائی کو خیمے کے در پہ آؤ سر پیٹتے ہوئے انہیں ہمراہ لے کے جاؤ
جوڑے میں سُرخ با حشم و جاہ آتے ہیں
دو مسندیں بچھاؤ کہ نو شاہ آتے ہیں

۹۰

یہ سُن کے پیٹتے ہوئے اُٹھے وہ تشنہ کام لاشوں کو گھر میں لائے شہنشاہ خاص و عام
ماتم کی صف پہ بیٹھ کے روئے حرم تمام ناگہہ اِک اور حشر اُٹھا ہل گئے خیام
خنجر مسافروں کے کلیجوں پہ چل گئے
بہرِ وغا علیؑ کے نواسے مچل گئے

www.emarsiya.com